پھر بتاؤں کیوں ہے یہ جشنِ طرب — از سمک تا عرش صد عظمت نشاں ہے
صاحبِ اسریٰ، رسولِ محترم — رحمۃ للعلمین، فخرِ جہاں ہے
ذات جس کی مصدرِ خلقِ عظیم — باغِ فطرت کی بہارِ جاوداں ہے
تاجدارِ انبیاء، ختم الرسلؐ ہے — دینِ فطرت کا محافظ پاسباں ہے
کوثر و تسنیم کی موجیں خجل ہے — سُن کے اس کا دلکش و شیریں بیاں ہے
خوشہ چیں اُس کے فصیحانِ عرب — گُنگ جس کے سامنے سب کی زباں ہے
اُس کے ہر اک لفظ میں سَو حکمتیں ہے — ذہن کی کھلتی ہیں جس سے کھڑکیاں ہے
معجزہ در معجزہ اُس کا کلام — سنگریزوں کو عطا کی ہے زباں ہے
اس کے آئینِ مُبیں کے سامنے — زنگ خوردہ ہیں اساطیرِ جہاں ہے
زندگی کی رفعتیں اُس پر نثار — عزت و عظمت کا گنجِ شائیگاں ہے
دفترِ تنزیل ہو جس پر تمام — ذاتِ حق جس کے لیے رطب اللساں ہے
احترامِ آدمیت کا نقیب — عدل اور انصاف کی روحِ رواں ہے
سایۂ رحمت یتیموں کے لیے — جو سراپا غم گسارِ بے کساں ہے
عصمتِ کردار کا آئینہ دار — طبقۂ نسواں کے حق کا پاسباں ہے
جو گنہگاروں کا ہمدرد و انیس ہے — دشمنوں سے بھی ہوا کب سرگراں ہے
وہ جو آیا پھر گیا باطل کا رُخ — راستے سے ہٹ گئے سنگِ گراں ہے
ہیچ اس کے سامنے تاج و سریر — دست بستہ قیصر و کَے خسرواں ہے
ٹھوکروں میں اس کی شاہوں کا غرور — چٹکیوں میں افتخارِ خانداں ہے
کالے گورے کا مٹا کر امتیاز — ختم کر دیں ذہن و دل کی پستیاں ہے
آخری خطبہ میں واضح کر دیا...... — ہیچ رشتے اور قرابت داریاں ہے
صرف تقویٰ ہے بنا کردار کی — اور باقی سب حدیثِ دیگراں ہے
دل میں آتا ہے یہ رہ رہ کر خیال ہے — تیری نسبت سے تھے کل ہم شادماں ہے
دین و دنیا کی سعادت ساتھ تھی — ذکرِ حق سے گونجتی تھیں بستیاں ہے
جب کیا اسوہ سے تیرے انحراف — بن گئیں اپنا مقدر پستیاں ہے
تیری اُمت بھول بیٹھی ہے تجھے — اس میں وہ ذوقِ فدائیت کہاں ہے

(باقی صفحہ پر)